اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

نماز میں پڑھی جانے والی دُعائیں

اُمِ عبدِ مُنیب



مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

WWW.IRCPK.COM

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

نماز میں پڑھی جانے والی دُعائیں

اُمِّ عبدِ مُنیب

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ

مشربہ علم و حکمت



0321-4609092

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org



نام کتاب ———— نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں

اہتمام ———— محمد عبد منیب

ناشر ———— مشربہ علم وحکمت

قیمت ———— 55:00

ناشر: ☜ مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: ☜ دارالکتب السّلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-I اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فہرست

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سخن وضاحت

بچپن میں ہمیں جو نماز سکھائی گئی۔اس نماز کے ہر رکن کی صرف ایک اور مختصر عبارت یاد کرائی گئی لیکن نماز کی رکعات کی تعداد احادیث میں بیان کی گئی رکعات سے زیادہ بتائی گئی اور ہم ان میں سے نفل کو چھوڑنا بھی گناہ سمجھتے رہے۔

اب عمر کا ایک حصہ گزرنے کے بعد حدیث کا تھوڑا سا مطالعہ کیا تو پتا چلا کہ نماز کے آداب و شرائط اور اس میں پڑھے جانے والے کلمات تو ہماری پوری زندگی کے دکھوں کا مداوا ہیں۔وہ ہمیں اپنے خالق و مالک کے حضور میں مانگنے کی روزانہ پانچ وقت ایسی مشق کراتے ہیں کہ اگر نماز دلی رغبت سے، سمجھ کر پڑھی جائے تو یہ ناممکن ہے کہ کشکولِ حیات خالی رہے۔

یہ احساس کہ مسلمان بہن بھائی نماز کے تمام مسنون کلمات اور ان کے مطالب و مفہوم سے واقف ہو جائیں، اسی نے مجھے یہ مجموعہ مرتب کرنے پر ابھارا۔ اس میں میری ایک مخلص بہن کی ترغیب بھی شامل ہے۔شروع میں وضو اور اذان سے متعلق دعائیں بھی لکھ دی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اُمِ عبدِ منیب

جمادیٰ الثانیہ: ۱۴۲۹ھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اذان کی دعائیں

① جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ انِ الَّذِیْ وَعَدْتَّه‘ ۔

''اے اللہ! اس پوری دعا اور کھڑی رہنے والی نماز کے رب، عطا کر محمد کو وسیلہ (بڑا تقرب) اور بڑی بزرگی اور ان کو اس مقامِ محمود میں بھیج جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرے ذمّہ ہوگی۔'' (مختصر صحیح بخاری، کتاب الاذان: ۶۱۴۔ ابوداؤد: ۵۲۹۔ ترمذی: ۲۱۱۔ نسائی: ۶۷۹۔ ابن ماجہ: ۷۲۲)

② امام بیہقی نے مندرجہ بالا دعا کے بعد میں ان الفاظ کا بھی اضافہ کیا ہے:

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ ''یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(سنن بیہقی: ۱/ ۱۰ا۴۔ تحفۃ الاخیار از شیخ عبدالعزیز بن باز ص ۳۸۔ نیز حصن المسلم از سعید بن علی القحطانی۔ مطبوعہ دارالسلام)

③ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔''

اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ: ۵۲۵ مختصر صحیح مسلم للالبانی: ۲۰۰)

ابنِ خزیمہ میں ہے کہ مندرجہ بالا دعا مؤذن کے شہادتین کہنے کے بعد پڑھیں۔ (۱/ ۲۰۰، ابنِ خزیمہ...... نیز دیکھیں حصن المسلم، شیخ سعید بن علی القحطانی)

④ ام المومنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دی کہ مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھا کروں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، فَاغْفِرْ لِيْ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

"اے اللہ! بے شک یہ وقت ہے کہ تیری رات آ رہی ہے، تیرا دن جا رہا ہے اور تیری طرف پکارنے والوں کی صدائیں (بلند ہو رہی) ہیں لہذا تو مجھے بخش دے۔" (سنن ابوداؤد: ۵۳۰ حدیث حسن۔ ترمذی، ابواب الدعوات، باب دعا ام سلمۃ: ۳۵۸۹۔ صححہ الحاکم: ۱/ ۱۹۹ اوافقہ الذہبی)

اذان کے بعد درود پڑھنا:

☆ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جب مؤذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وسیلہ ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا، مجھے امید ہے وہ جنتی میں ہوں گا۔ لہٰذا جو آدمی میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔" (ابوداؤد: ۵۲۳ مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم الحدیث: ۱۹۸)

☆ ایک اور روایت میں یہ وضاحت ہے کہ "مؤذن جو الفاظ کہتا ہے سننے والا وہی الفاظ کہے لیکن **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** اور **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** کے بعد **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ** (اللہ کی توفیق کے بغیر برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت) تو یہ (اذان کا جواب دینے والا) جنت میں داخل ہو گیا۔" (ابوداؤد: ۵۲۳ صحیح بخاری ۱/ ۱۵۲۔ صحیح مسلم ۱/ ۲۸۸۔ نیز حصن المسلم مطبوعہ دارالسلام)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اذان کے بعد دعا کی قبولیت:

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اذان دینے والوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهُ .

''تم بھی ویسے ہی کہو جیسے موذن کہتا ہے، جب وہ فارغ ہو جائے (یعنی اذان کا جواب دے چکو) تو دعا کرو اللہ سے مانگو تمہیں وہ چیز دی جائے گی۔''

(ابوداؤد، کتاب الصلوۃ:۵۲۴)





www.KitaboSunnat.com

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وضو کی دعائیں

وضو سے پہلے:

بِسْمِ اللّٰه ''اللہ ہی کے نام سے''۔ (صحیح سنن الترمذی، للالبانی: ۲۴)

وضاحت:

سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے وضو سے پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** نہیں پڑھی، اس کا وضو نہیں ہوا۔''

نیز وضو سے پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھنے کے ضمن میں سنن نسائی، سنن ترمذی، بزار، ابنِ ماجہ، دار قطنی، مسند احمد، مستدرک حاکم، بیہقی وغیرہ سب میں کسی نہ کسی طریق اور انداز سے روایات موجود ہیں۔

وضو کے بعد:

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے جو شخص وضو کرے اور وضو کے اعضاء پورے دھوئے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھے، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

(صحیح مسلم کتاب الطہارہ: باب الذکر المستحب عقب الوضوء، مسند احمد، سنن ابی داود، کتاب الطہارہ:۱۶۹)

اس کے بعد یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

''یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا۔''

(صحیح سنن ترمذی للالبانی:۴۸۔ کتاب الدعا از محمد اقبال کیلانی)

☆ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''تو پاک ہے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

تو اس دعا کو سر بمہر کر کے عرشِ الٰہی کی طرف اٹھا دیا جائے گا جہاں وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔ (عمل الیوم واللیلہ نسائی ص:۱۷۳۔ ارواء الغلیل ۱/۱۳۵، ۲/۹۴۔ حصن المسلم از شیخ سعید بن علی القحطانی)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تکبیرِ تحریمہ

ابوحُمَید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلے کی طرف منہ کرتے، اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے۔)۔(بخاری: ۸۲۸۔ سنن ابن ماجہ: ۸۰۳، بیہقی ۱۱۶/۲:)

افتتاحِ نماز کی دعائیں:

① ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرِ تحریمہ کے بعد قراءت شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں یہ پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دُوری کر دے جیسی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری کی ہے، اے اللہ مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے۔

(سنن ابی داؤد، ۷۸۱، صحیح بخاری: ۷۴۴۔ مسلم: ۵۹۸۔ ابن ابی شیبہ)

② صحیح بخاری میں اس دعا کے آخری الفاظ اس طرح ہیں:

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ۔ (بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۶۸)

ابن ماجہ میں آخری الفاظ اس طرح ہیں:

③ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَايَایَ كَالثَّوْبُ الْاَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

"اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! پانی، برف اور اولوں کے ذریعے سے میرے گناہوں کو صاف کر دے۔'' (ابن ماجہ: ۸۰۵)

④ عائشہ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

''پاک ہے تو اللہ! اور ساتھ تعریف اپنی کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے شان تیری، اور نہیں ہے معبود سوائے تیرے۔''

(ابوداؤد: ۷۷۶۔ سنن ترمذی: ۲۴۳۔ ابن ماجہ: ۸۰۶، ۸۰۴، مستدرک حاکم: ۱/ ۲۳۵)

⑤ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ نماز میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ پڑھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

''اللہ بہت بڑا کبریائی والا ہے، اور تمام حمد اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ ہے اور صبح و شام اللہ کی تسبیح ہے۔'' (سنن ابن ماجہ: ۸۰۷۔ سنن ابی داؤد: ۷۶۴۔ مسند احمد ۱/ ۸۵ صحیح ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، والذہبی)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑥ ایک صحابی نے ان کلمات کے ساتھ نماز شروع کی تو آپ نے فرمایا "یہ کلمات کتنے عمدہ ہیں کہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل گئے۔"

(صحیح مسلم ۱/ ۴۲۰۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کتاب المساجد۔ سنن ابی داؤد ۱/ ۲۰۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱/ ۲۶۵۔ مسند احمد: ۴/ ۸۵)

سنن ابی داؤد میں مندرجہ بالا کلمات تین تین بار کہنے کا ذکر ہے۔

⑦ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ**

"تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، کثرت کے ساتھ، عمدہ کلمات کے ساتھ، جن میں برکت عطا کی گئی ہو تعریف کرتا ہوں۔"

(مسلم، کتاب المساجد، باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراۃ: ۶۰۰)

⑧ ان کلمات کے ساتھ ایک صحابیؓ نے نماز کا آغاز کیا۔ آپ ﷺ نے ان کلمات کو سن کر فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے اس کوشش میں تھے کہ کون پہلے انہیں اٹھا کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراۃ، ح: ۶۰۱۔ ابوعوانہ)

⑨ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ
وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اَنْتَ رَبِّيْ
وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ
بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا ۔ اِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ
الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ
وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ
سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ ۔ اَنَا بِكَ
وَ اِلَيْكَ ۔ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ
اَتُوْبُ اِلَيْكَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، یکسو اور مطیع بن کر، میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا اطاعت گزار ہوں، الٰہی تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، پس میرے سارے گناہ معاف کر دے۔ تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، اچھے اخلاق کی طرف تو ہی راہنمائی کرتا ہے، برے اخلاق سے مجھے دور کر دے، برے اخلاق سے صرف تو ہی دور کر سکتا ہے، اے اللہ میں حاضر ہوں، ساری سعادتیں تیرے پاس ہیں، تمام بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں، کوئی برائی تیری طرف منسوب نہیں، میں تیری توفیق سے نیکی کرتا ہوں اور تجھ سے امید رکھتا ہوں، بڑا با برکت ہے اور تو بڑا بلند ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں''۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب ما یُستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء: ۷۶۰۔ صحیح مسلم: ۷۷)

⑩ علی رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ

(ابوداؤد: ۷۶۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑪ اوپر والی دعا میں بعض روایات میں **وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ** کے بعد یہ الفاظ ہیں:

وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَأَ وَلَا مَلْجَأَ اِلَّا اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ

''ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو تو ہدایت عطا کرے، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف میرا لوٹنا ہے، نجات اور پناہ کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف، تیری ذات بابرکت اور بلند و بالا ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ (مسلم:۷۰۱ کتاب الصلوٰۃ المسافرین، صفۃ صلوٰۃ النبی للالبانی)

⑫ اوپر والی دعائے استفتاح میں بعض روایات میں حنیفا کے بعد مُسْلِمًا کا لفظ نہیں ہے۔

⑬ بعض روایات میں **وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ** کی بجائے **اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ** کے الفاظ وارد ہیں۔ (ابوداؤد:۷۶۲)

⑭ بعض روایات میں یہ دعا اس طرح ہے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ وَاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ لَایَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّءَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ لَا یَقِیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ

(سنن نسائی، کتاب الافتتاح: ۱/۱۰۶۔ دارقطنی ۔ سند صحیح ہے، صفۃ صلوٰۃ النبی)

⑮ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (تین بار) اس کے بعد ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظْمَةِ ”(بادشاہت، غلبہ، کبریائی اور عظمت کا مالک) فرمایا کرتے۔“ (ابوداؤد: ۸۷۴۔ صفۃ صلوٰۃ النبی للالبانی)

نمازِ تہجد کا افتتاح:

① عاصم بن حُمید بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز (دعا، ذکر) سے نمازِ تہجد شروع کرتے تھے، انہوں نے کہا: آپ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نے مجھ سے ایسی چیز کے متعلق پوچھا جس کے متعلق آپ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا۔ پھر فرمایا:

آپ جب کھڑے ہوتے تو دس بار تکبیر (**اَللّٰهُ اَکْبَرُ**) کہتے۔

دس بار **اَلْحَمْدُ لِلّٰه**، دس بار **سُبْحَانَ اللّٰه** ۔ دس بار **لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه** دس بار **اَسْتَغْفِرُ اللّٰه** پڑھتے اور فرماتے: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ** ۔ ''اے اللہ مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے اور مجھے عافیت میں رکھ۔''

پھر دس بار قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ طلب کرتے۔ یعنی فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضِّیْقِ یَوْمَ الْحِسَابِ

''اے اللہ مجھے بخش دے میں تیرے ساتھ قیامت کے دن کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (سنن ابی داود: ۷۶٦۔ ابن ماجہ: ۱۳٥٦۔ دارقطنی، مستدرک حاکم، ابن حبان، الذہبی نے اسے صحیح کہا)

② ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کس چیز (دعا) سے شروع کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا! اس دعا سے تہجد شروع

www.KitaboSunnat.com
Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ اَنْتَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

''اے اللہ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے مالک! آسمان و زمین کے خالق! اے پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا علم رکھنے والے! اپنے بندوں میں تو ہی فیصلہ کرے گا جس جس چیز میں وہ اختلاف کرتے تھے، حق کے جن مسائل میں اختلاف کیا گیا ہے ان میں مجھے اپنے حکم سے ہدایت نصیب فرما، بے شک تو ہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ (ابوداود: ۷۶۷۔ مسلم: ۷۷۰۔ ابن ماجہ: ۱۳۵۷)

③ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضِ، وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ
قَیَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ
الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِیْھِنَّ ، اَنْتَ الْحَقُّ ، وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ،
وَوَعْدُکَ الْحَقُّ ، وَلِقَاءُ کَ الْحَقُّ ، وَالْجَنَّۃُ
حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ
حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ
بِکَ آمَنْتُ ، عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، وَاِلَیْکَ
أَنَبْتُ ، وَبِکَ خَاصَمْتُ ، وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ
، فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَ اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ
وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

”اے اللہ ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو آسمان اور زمین اور ان میں
موجود سب کا نور ہے، اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو آسمان اور زمین میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اوران میں موجود سب کا قائم رکھنے والا ہے، اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو آسمان اور زمین اوران میں موجود سب کا رب ہے، اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے اللہ میں تیرے ہی لیے اسلام لایا، تیرے ہی ساتھ ایمان لایا، تجھی پر توکل کیا، اور تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی خاطر جھگڑا کیا اور تیرے پاس ہی فیصلہ کے لیے آیا، میرے تمام سابقہ، آئندہ، پوشیدہ اور علانیہ گناہوں کی مغفرت فرما، تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا دوسرا کوئی معبود برحق نہیں۔ (سنن ابی داود: ۷۷۱)

④ سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ اوپر دی گئی دعا کے آخر میں مزید ہیں: **وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ** اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ابن ماجہ: ۱۳۵۵۔ بخاری، کتاب التہجد ۱۱۲۰، مسلم، صلاۃ المسافرین: ۷۶۹)

رات کی نفل نماز کا افتتاح:

① **سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ**

''اے اللہ تو پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام بڑی برکت والا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے، تیرا مرتبہ بہت بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تین بار یہ الفاظ پڑھتے:

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (سنن ابی داؤد: ۷۷۵

بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ طحاوی۔ اس کی سند حسن ہے۔ نسائی: ۱۳۲/۲۔ دارمی: ۲۸۲/۱۔ مسند احمد ۵۰/۳)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تعوذ اور تسمیہ

① جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شروع کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے کہتے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تعوذ کے) یہ کلمات پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ (ابن ماجہ: ۸۰۷۔ ابوداؤد: ۷۶۴)

''اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مردود شیطان سے اس کے شرارت کے ساتھ چھونے سے، اس کی پھونک سے، اس کے تھتکارنے سے''۔

② **اَعُوْذُبِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ**

''میں نے پناہ لی اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود کے چھونے کے شر سے، اس کی پھونک اور اس کی تھتکار سے'' (ابوداؤد: ۷۷۵ بروایت ابوسعید خدری)

③ اس تعوذ کی ترتیب یوں بھی روایت کی گئی ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ (ابوداؤد:۱/۲۰۳)

④ تعوذ کی ایک روایت اس طرح بھی ہے:

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

(مصنف عبدالرزاق:۲/۲۶۔ابن منذر فی الاوسط:۳/۸۷۔القول المقبول الرسول فی تعلیق صلوٰۃ الرسول)

⑤ رسول اللہ ﷺ ہر سورت سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے اور سورت کی پہچان بھی تسمیہ ہی کے نزول سے ہوتی تھی۔(دیکھیے ابوداؤد:۷۸۸)

⑥ رسول اللہ ﷺ نے جہری نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ بھی پڑھا ہے اور پکار کر بھی۔



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سورہ فاتحہ

① ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ ہمیں (نماز میں) سورہ فاتحہ اور (قرآن سے) جو آسان ہو پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ (ابوداؤد: ۸۱۸)

② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اعلان کر دوں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں پس اس سے زائد کچھ اور بھی (یعنی مزید تلاوتِ قرآن)۔ (ابوداؤد: ۸۲۰)

③ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (فاتحہ) نہیں پڑھی تو وہ (نماز) ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد: ۸۲۱)

④ ابو سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، انہوں نے میرے بازو پکڑ کر کہا! اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے، اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فرمایا: (فاتحہ) پڑھا کرو۔ جب بندہ کہتا ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ** تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے **اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ بندہ کہتا ہے **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ بندہ کہتا ہے **اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندے کے لیے وہی ہے جس کا اس نے سوال کیا۔ بندہ کہتا ہے **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ** اللہ فرماتا ہے: یہ تمام چیزیں میرے بندے کے متعلق ہیں اور بندے کے لیے وہی کچھ ہے جس کا اس نے سوال کیا ہے۔ (ابوداود: ۸۲۱۔ مسلم: ۳۹۵)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قرأت

① اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ سفیان بیان کرتے ہیں۔ یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔
(ابوداؤد:۸۲۲۔ بخاری:۷۵۶۔ مسلم:۳۹۴)

نمازِ فجر کی قرأت:

② عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں گویا میں نبی ﷺ سے قرأت سن رہا ہوں، آپ صبح کی نماز میں **فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ۔ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ** کی تلاوت کرتے تھے۔ (ابوداؤد:۸۱۷۔ مسلم:۴۵۶)

پہلی دو رکعتوں میں قرأت:

③ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھا کرتے تھے اور بعض اوقات ہمیں ایک آیت سنا دیا کرتے تھے۔ ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رکعت چھوٹی کرتے۔اور صبح کی نماز میں بھی ایسے ہی کرتے۔

(ابوداوٗد:۷۹۸۔بخاری:۷۵۹۔مسلم:۴۵۱)

④ آپ ﷺ پہلی رکعت کو جتنا لمبا کرتے مگر دوسری کو اتنا لمبا نہیں کرتے تھے اور نمازِ عصر اور نمازِ فجر میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔(ابوداوٗد:۷۹۹)

⑤ ابو قتادہ کہتے ہیں آپ ﷺ پہلی رکعت کو اس لیے لمبا کرتے کہ لوگ پہلی رکعت کو پالیں۔(ابوداوٗد:۸۰۰)

آخری دو رکعتوں کو مختصر پڑھنا:

⑥ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں نے ہر معاملہ میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز کے متعلق بھی۔انہوں نے جواب دیا: میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت لمبی کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر کرتا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اتباع میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتا۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے متعلق میرا بھی یہی خیال ہے۔(ابوداوٗد:۸۰۳۔بخاری:۷۵۵۔مسلم:۴۵۳)

(سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عامل تھے اور عوام نے ان کی شکایتیں عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھیں جن کی حقیقت کچھ نہ تھی۔)

⑦ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا۔ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ تیس آیات جیسے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الٓـمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَة (کی تلاوت) کے برابر لگایا اور آخری دو میں اس سے نصف کا اندازہ لگایا۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی آخری دو رکعتوں کا اندازہ اس سے نصف کا لگایا۔

(ابوداود:۸۰۴۔ بخاری:۷۵۵۔ مسلم:۴۵۲)

⑧ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور ان جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ (ابوداود:۸۰۵)

⑨ دوسری روایت میں ہے کہ ظہر کی نماز میں وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور اس جیسی سورتیں پڑھتے، عصر اور باقی نمازوں میں بھی اسی طرح کی سورتیں پڑھتے۔ صرف صبح کی نماز میں تلاوت لمبی فرماتے۔ (ابوداود:۸۰۶، مسلم:۴۵۹)

نمازِ مغرب کی قرأت:

⑩ ام الفضل بنتِ حارث رضی اللہ عنہا نے (اپنے بیٹے) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا سنی تو کہنے لگیں میرے بیٹے تمہاری اس سورت کی قرأت نے مجھے یاد دلا دیا، یہ وہ آخری سورت ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ (ابوداود:۸۱۰۔ بخاری:۷۶۳۔ مسلم:۴۶۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(۱۱) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (ابوداؤد:۸۱۱۔ بخاری:۷۶۵۔ مسلم:۴۶۳)

(۱۲) مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا ہے۔ ابنِ ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عُروہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ لمبی لمبی سورتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: سورہ اعراف اور سورہ انعام۔ (ابوداؤد:۸۱۲۔ بخاری:۷۶۴)

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھنا:

(۱۳) معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی دونوں رکعتوں میں "اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ" کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر یا جان بوجھ کر ایسے کیا۔

(ابوداؤد:۸۱۶)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رکوع کی دعائیں

① حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے رکوع کیا اور یہ کہا:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

''میرا عظمت والا رب ہر عیب و نقص سے پاک ہے''۔

(صحیح سنن نسائی، للالبانی، ۱۰۲۴، سنن ترمذی، سنن ابی داود: ۸۸۱۔ ابن ماجہ: ۸۸۷۔ مسند احمد)

نوٹ: یہ دعا کم از کم تین بار پڑھی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بعض اوقات تین سے زیادہ بار بھی پڑھتے۔ علامہ البانی لکھتے ہیں: ایک بار آپؐ نے نفل نماز کے رکوع میں اس کی اتنی بار تکرار کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع قیام کے برابر ہو گیا۔ اور قیام میں آپ نے تین لمبی سورتیں (البقرہ، النساء، آل عمران) تلاوت کی تھیں۔

(مسند احمد: ۱/ ۳۷۱، ابوداود، ابن ماجہ: ۱/ ۱۴۷، دارقطنی، طحاوی، بزار، طبرانی فی الکبیر، صفۃ صلوۃ النبی)

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ (تین بار)

میرا رب عظمت والا پاک ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں۔

(ابوداود: ۸۷۰۔ دارقطنی۔ احمد۔ طبرانی۔ بیہقی۔ صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.irepk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

③ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (اے اللہ! ہمارے رب! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے مجھے بخش دے) اور اس طرح قرآن پاک کی عملی تفسیر فرماتے۔ یعنی اس آیت کی:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

(سورۃ النصر) (صحیح مسلم: ۱۰۸۵، ۱۰۸۶۔ سنن ابن ماجہ: بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا: ۸۸۹۔ صحیح بخاری: ۴۹۶۸، ۷۹۴۔ ابوداؤد: ۸۷۷۔ نسائی: ۱۱۲۱، ۱۰۴۶)

یہ دعا کثرت سے رکوع و سجود میں پڑھتے۔

④ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں یہ کہتے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ

''بڑا پاک ہے، بڑا مقدس ہے، فرشتوں اور جبریل کا رب ہے''۔ (ابوداؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا: ۸۷۲۔ مسلم: ۴۸۷، ابوعوانہ، صفۃ صلوۃ النبی از البانی، صحیح نسائی للالبانی: ۱۰۸۶)

⑤ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی تلاوت کے برابر رکوع کیا اور اس میں یہ دعا پڑھی۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سُبحَانَ ذِی الجَبَرُوتِ وَالمَلَکُوتِ وَالکِبرِیَاءِ وَالعَظَمَۃِ

''بڑے غلبہ، بڑی بادشاہی، بڑی کبریائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے''۔ (ابوداؤد: ۸۷۳۔ صحیح نسائی، للالبانی: ۱۰۰۴)

⑥ حدیثِ علی رضی اللہ عنہ کی روایت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق ہے، اس میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو فرمایا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعتُ وَبِکَ اٰمَنتُ وَلَکَ اَسلَمتُ خَشَعَ لَکَ سَمعِی وَبَصَرِی وَمُخِّی وَعَظمِی وَعَصَبِی

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے اسلام لایا، میرے کان، آنکھ، دماغ، ہڈی اور اعصاب نے تیرے لیے خشوع کیا''۔ (ابوداؤد: ۸۶۰)

⑦ لَکَ اَسلَمتُ ...... کے بعد بعض روایات میں یہ دعا اس طرح ہے:

اَنتَ رَبِّی خَشَعَ لَکَ سَمعِی وَبَصَرِی وَمُخِّی وَعَظمِی وَعِظَامِی وَعَصَبِی وَمَا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth:net www.munazarah.org

اِسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

"تو میرا پروردگار ہے، تیرے لیے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اور جس کو میرے قدموں نے اٹھایا ہے اس اللہ کے لیے جو رب العالمین ہے، فرماں بردار ہو گئے ہیں۔"

(مسلم: کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب ۲۶، ح: ۲۰۱۔ ابوعوانہ طحاوی۔ دار قطنی، صفۃ صلوٰۃ النبی)

(۸) گزشتہ دعا اس طرح بھی روایت کی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، اَنْتَ رَبِّیْ، خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

"اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر توکل کیا، تو میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اللہ رب العالمین کے لیے خشوع میں مشغول ہو گئے"۔ (صحیح نسائی، سند صحیح ہے۔ صفۃ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے www.KitaboSunnat.com

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ''سن لی اللہ نے اس کی جس نے اس کی تعریف کی۔'' (ابوداؤد: ۷۷۰۔ بخاری: ۷۹۹ بروایت رِفاعہ بن رافع زُرقی۔ مسلم: ۴۷۶، ۴۷۷ بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔ ابوداؤد: ۸۴۸۔ بخاری: ۷۹۶، مسلم: ۴۰۹ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قومہ میں

(رکوع کے بعد کھڑے ہوکر)

① رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔آپ نے رکوع سے سراٹھایا تو فرمایا۔ **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه** مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكًا فِيْهِ

''ہمارے رب !تعریف تیرے ہی لیے ہے بکثرت ایسی تعریف جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے۔''

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا ''یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں نے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا ہے۔

(ابوداوٗد:۷۷۰۔بخاری:۷۹۹)

② **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً**

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مُبَارَكًا فِيهِ۔

مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

(ابوداود:۷۷۳، مالک، بخاری، صفۃ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

③ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے تو تم کہو: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔ ''اے اللہ ہمارے رب اور تعریف تیرے ہی لیے ہے۔''

اس لیے کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو گئے۔ (ابوداود:۸۴۸۔ بخاری:۷۹۶۔ مسلم:۴۰۹)

④ احادیث میں اس کے الفاظ مختلف ہیں مثلاً

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (ابوداود:۸۴۷)

⑤ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (ابوداود:۸۴۷،۸۴۹)

⑥ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

(ابوداود:۸۴۸۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب التسبیح والتحمید والتامین)

⑦ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (مسلم:۴۷۶،۴۷۷)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑧ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

''اللہ نے سن لی اس شخص کی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! زمین و آسمان کی وسعتوں اور اس کے بعد جس جس چیز کی وسعت تو چاہے اس کے برابر حمد تیرے ہی لیے ہے۔''

(ابوداؤد: ۸۴۶۔ صحیح مسلم، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا رفع راسہ من الرکوع۔)

⑨ قومے میں **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کے بعد مندرجہ ذیل انداز میں یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں: **اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ ، وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَمَا شِئْتَ مِن شَيْءٍ بَعْدُ**

''سن لی اللہ تعالیٰ نے اس کی جس نے اس کی تعریف کی، ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، زمین و آسمان کے بھرنے کے برابر اور اتنی جس

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے ان کا درمیانی حصہ بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے بھر جائے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ: ۷۶۰۔ مسلم، ۴۷۷۔ ابن ماجہ: ۸۷۸)

⑩ بعض روایات میں ⑨ نمبر دعا کے الفاظ کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْوَنَسِ

''اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے۔ اے اللہ مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، باب، مایقول اذا رفع راسہ من الرکوع۔ عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

⑪ بعض روایات میں **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** کے بعد یہ اس طرح الفاظ ہیں:

مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ، مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ، وَالْمَجْدِ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

''اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف اتنی ہے کہ اس سے آسمان بھر جائیں اور اس سے زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھی بھر جائے اور بھر جائے ہر وہ چیز جسے تو چاہے اس کے بعد، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! اسے کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا فرمائے اور وہ کوئی دینے والا نہیں جو تو روک لے اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ (مسلم، ابوعوانہ، صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی۔ ابوداود: ۸۴۷)

⑫ بعض روایات میں اس طرح بھی یہ دعا آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ مِلْأَ الْاَرْضِ وما بَيْنَهُمَا مِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی اتنی تعریف ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کہ اس سے بھر جائے آسمان اور بھر جائے اس سے زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور بھر جائے ہر وہ چیز جسے تو چاہے اس کے بعد، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی (یہ ہے) ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور وہ کوئی دینے والا نہیں جو تو روک لے اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔" (ابوداود: ۸۴۷ مسلم، ۱/۳۴۶۔)

نفل نماز کے رکوع میں:

⑫ رسول اللہ ﷺ نفل نماز کے رکوع میں کبھی متذکرہ بالا دعاؤں میں سے کوئی پڑھتے اور کبھی یہ پڑھتے:

وَلِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَلِرَبِّيَ الْحَمْدُ

"میرے رب ہی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے اور میرے رب ہی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے"۔

ان کلمات کو قومے میں بار بار پڑھتے یہاں تک کہ قومہ بھی اس پہلے قیام کے برابر ہو جاتا جس میں آپ ﷺ نے سورہ بقرہ پڑھی تھی۔

(ابوداود: ۸۷۴۔ نسائی، سند صحیح ہے)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سجدے کی دعائیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے لہٰذا اس حالت میں کثرت سے دعائیں کرو۔ (ابوداؤد: ۸۷۵۔ مسلم: ۴۸۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... سجدے کی حالت میں بہت زیادہ دعائیں کرو کیوں کہ اس وقت قبولیت کا امکان زیادہ ہے۔

(ابوداؤد: ۸۷۶ براویت ابن عباسؓ۔ مسلم: ۴۷۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھتے:

① سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلند و برتر رب پاک ہے)

(صحیح نسائی للالبانی: ۱۰۲۴۔ ابوداؤد: ۸۷۴ بروایت حذیفہؓ)

مندرجہ بالا دعا سجدے میں تین بار اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سے بھی زیادہ بار پڑھا کرتے اور نوافل میں اتنی تکرار کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ قیام کے قریب ہو جاتا جب کہ قیام میں آپ نے سورہ بقرہ، النساء اور آل عمران تلاوت کی تھیں۔

(ابوداؤد: ۸۷۴، ابن ماجہ، دار قطنی، طحاوی، بزار، طبرانی کبیر صفۃ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

② سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''میرا رب بلند اور پاک ہے، اور میں اس کی تعریف کرتا ہوں''۔

(ابوداؤد: ۸۷۰ دارقطنی، احمد، طبرانی، بیہقی، صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی)

③ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ)

سعدی رضی اللہ عنہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ کہنے کے برابر ٹھہرتے تھے۔ (ابوداؤد :۸۸۵) (یعنی تین تین بار یہ کلمات کہے جاسکتے ہیں)

④ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

اے اللہ ہمارے رب! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے۔ آپ ﷺ یہ سجدے کی حالت میں بکثرت پڑھا کرتے۔

(ابوداؤد: ۸۷۷۔ بروایت عائشہؓ۔ بخاری: ۷۹۴۔ مسلم: ۴۸۴)

⑤ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدے میں کہتے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazaran.org

''ہمارا تمام فرشتوں اور جبرائیل علیہ السلام کا رب بہت مقدس اور پاک ہے''۔

(صحیح سنن نسائی للالبانی:۱۰۸۶۔صحیح مسلم:۱/۳۵۳۔ابوداؤد:۸۳۲ بروایت عائشہؓ)

⑥ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّيْ ،سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

''اے اللہ! تیرے ہی لیے میرا سجدہ ہے اور تجھی پر میرا ایمان ہے اور تیرے ہی لیے میں فرماں بردار ہو گیا ہوں۔تو ہی میرا پروردگار ہے، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اس کو پیدا کیا، اس کی شکل بنائی اور اسے حسن بخشا اور اسے کان اور آنکھوں سے نوازا، پس اللہ ہی برکت والا ہے جو نہایت عمدہ تخلیق کرنے والا ہے۔'' (مسلم، کتاب الصلوۃ المسافرین:۲۰۱ باب:۲۶۔ابوعوانہ، طحاوی، دارقطنی، صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی، مسلم:۱/۵۳۴۔حصن المسلم از سعید بن علی القحطانی)

ایک روایت میں اَنْتَ رَبِّيْ کے الفاظ نہیں ہیں۔

(دیکھیے ابوداؤد:۷۶۰۔مسلم:۷۷)

⑦ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ وَدِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ'

''اے اللہ! میرے تمام چھوٹے، بڑے، پہلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو بخش دے''۔ (ابوداؤد: ۸۷۸ بروایت ابوہریرہؓ۔ مسلم: ۴۸۳)

⑧ سَجَدَلَكَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ، وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، هٰذِیْ یَدِیْ وَمَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ

''میرا جسم اور میرا خیال تجھے سجدہ کر رہا ہے، میرا دل تجھ پر ایمان لا چکا ہے، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، یہ میرے ہاتھ ہیں اور میرے گناہ ہیں جن کا میں نے ارتکاب کیا''۔

(ابن نصر، بزار، حاکم نے صحیح کہا۔ صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی)

⑨ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ

''وہ ذات پاک ہے، جو کہ بڑی قوت، بادشاہت، کبریائی اور عظمت والی ہے''۔ (ابوداؤد: ۸۷۳۔ نسائی۔ صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رات کے نوافل کے سجدوں میں:

⑩ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

''اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

(مسلم باب مایقول فی الرکوع والسجود، ابو عوانہ، نسائی، ابو نصر بصفۃ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

⑪ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

''اے اللہ تو پاک ہے، رب ہمارے اور تیری حمد کے ساتھ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف پلٹتا ہوں۔''

(مسلم، باب مایقول فی الرکوع والسجود)

⑫ آپ اپنی دعاؤں میں بکثرت یہ کلمات پڑھتے۔

سُبْحَانَكَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

''پاک ہے تو اے میرے رب اور حمد تیری ہی ہے اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

(مسلم، باب مایقول فی الرکوع والسجود بروایت عائشہؓ)

⑬ ایک روایت میں اس طرح ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ وَاَتُوْبُ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اِلَيْهِ ۔ (مسلم، باب مایقول فی الرکوع والسجود بروایت عائشہؓ)

⑭ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

”اے اللہ! میرے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کردے“۔

(ابن ابی شیبہ: ۶۲/۱۱۲۔ نسائی، کتاب الافتتاح۔ صفۃ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

⑮ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر سے غائب پایا۔ تلاش کرتے ہوئے میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے تلووں پر پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے، پاؤں کھڑے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

”اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیری عقوبت و سزا سے اور تیرے (فضل و کرم کے) ساتھ تیرے (عذابوں) سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری حمد و ثناء کا شمار نہیں کرسکتا، تو ایسا ہی صاحب حمد و ثنا ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جیسا کہ تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے۔'' (ابوداؤد:۸۷۹۔ مسلم:۴۸۶)

⑯ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا ،وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا ،وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا ، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا ، وَاعْظِمْ لِيْ نُوْرًا

''اے اللہ! میرے دل میں روشنی کر اور میری زبان، میرے کان اور میری آنکھوں میں روشنی کر، اور میرے نیچے اور میرے اوپر روشنی کر، اور میرے دائیں بائیں، آگے پیچھے روشنی کر اور میرے نفس میں بھی روشنی کر اور میری روشنی کو زیادہ کر۔'' (مسلم، ح:۱۹۱، کتاب الصلوۃ باب:۲۶۔ ابوعوانہ، ابن ابی شیبہ المصنف :۱۶/ ۱۰۶/۲۔ ۱۱۲/۱۔ صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دو سجدوں کے درمیان

موجودہ دور کے اکثر مسلمان دو سجدوں کے درمیان نہیں بیٹھتے ،بعض تو پوری طرح بیٹھ کر اپنی ہڈیوں کو اپنی جگہ بھی نہیں لاتے بلکہ تھوڑا سا سر اٹھا کر پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ غیر مسنون اور غلط ہے۔ درست طریقہ یہ ہے کہ کم از کم پوری طرح بیٹھ کر ہڈیوں کو اپنی اپنی جگہ پر اس طرح آنے دیا جائے کہ کمر اور سر سیدھے ہو جائیں ۔ رسول اللہ ﷺ کے جلسہِ استراحت کی کیفیت صحابہؓ نے اس طرح بیان کی ہے۔

⊙ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه** کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہم سمجھتے کہ شائد آپ بھول گئے ہیں۔ پھر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور آپ دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے ہم سمجھتے کہ آپ بھول گئے ہیں۔ (یعنی آپ کا جلسہ استراحت طویل ہوتا)

(ابوداؤد:۸۵۳۔ بخاری:۸۰۰، مسلم:۴۷۲)

⊙ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دیکھا! میں نے آپ ﷺ کے قیام کا رکوع و سجود کی طرح ، رکوع میں اس قدر اطمینان پایا جیسے سجدہ میں، دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور آپ کا سجدہ کرنا اور پھر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سلام پھیرنے تک بیٹھنا تقریباً برابر برابر محسوس کیا۔ (ابوداؤد: ۸۵۴۔ بخاری: ۷۵۲۔ مسلم: ۴۷۱ نیز دیکھیے ابوداؤد: ۸۵۲۔ بخاری: ۷۹۲۔ مسلم: ۴۷۱)

① اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

''یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے صحت، ہدایت اور رزق عطا کر۔''

(ابوداؤد: ۸۵۰ بروایت ابنِ عباسؓ۔ ابنِ ماجہ: ۸۹۸)

② اَللّٰهُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

''اے اللہ! اے میرے رب! مجھے معاف کر اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے درست کر اور مجھے رفعت عطا کر اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر۔''

(ابنِ ماجہ، حاکم نے اسے صحیح کہا، ذہبی نے موافقت کی، صفۃ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

③ اس دعا کی ترتیب اس طرح بھی نقل کی گئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ

(حصن المسلم بحوالہ ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

④ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ (ابن ماجہ:۸۹۸)

⑤ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (۲۸۴)

⑥ رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ

"اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے، اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے"۔(ابو داؤد: ۸۷۴، صحیح نسائی للالبانی: ۱۰۲۴۔ احمد: ۳۹۸/۵۔ طیالسی: ۱۱۵/۱ ابن ماجہ: ۱۴۸/۱۔ القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوۃ الرسول)

www.KitaboSunnat.com



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تشہد

① اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔

''تمام نذرانے اللہ ہی کے لیے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ خیراتیں، سلام آپ پر اے نبی (ﷺ) اور اللہ کی رحمتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم یہ کلمات کہو گے تو زمین و آسمان یا ان دونوں کے درمیان موجود ہر نیک شخص کو اس کا ثواب پہنچ جائے گا۔ پھر کہو:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

پھر تم میں سے ہر شخص اپنی محبوب اور منتخب دعا کرے۔

(ابوداود، بروایت عبداللہ بن مسعود: ۹۶۸۔ بخاری: ۸۳۱۔ مسلم: ۴۰۲۔ ابن ماجہ: ۸۹۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قاسم بن مخیمرہ نے بیان کیا کہ علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حدیث سنائی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں (علقمہ کو) ہاتھ سے پکڑا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر انہیں نماز میں مذکورہ تشہد پڑھنا سکھایا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے یہ کلمات کہے یا جب تم ان کلمات سے فارغ ہو گئے تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔ اب چاہو تو کھڑے ہو جاؤ چاہو تو بیٹھے رہو۔" (ابوداؤد: ۹۷۰) [اس حدیث کا موقوف ہونا ہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ تلخیص میں حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے]

(۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تشہد اس طرح مروی ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (وَبَرَكَاتُه) اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه) وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُوْلُه (ابوداؤد: ۹۷۱)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ وَبَرَكَاتُهُ اور وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه کا اضافہ میں نے کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

③ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے تشہد مندرجہ ذیل الفاظ میں مروی ہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَبْدُه، وَرَسُوْلُه،

مسند احمد کی روایت میں بَرَكَاتُهُ اور اَشْهَدُ کے لفظ نہیں ہیں۔

(ابوداود:۹۷۲۔ مسلم:۴۰۴۔ ابن ماجہ:۹۰۱)

④ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر تشہد کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰه، اَلطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ (اس کے بعد اوپر والے تشہد کی عبارت ہے۔)

تمام نذرانے، پاکیزہ، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔ (موطا مالک:۱۹۸۔ ابن ابی شیبہ:۲۹۹۲۔ حاکم:۱/۲۶۵۔ بیہقی:۲/۱۴۴۔ بیہقی سند صحیح

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے) الکلم الطیب ۔ صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی)

⑤ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد ایسے ہی پڑھایا کرتے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن حکیم کی سورتیں پڑھایا کرتے تھے۔ وہ تشہد یہ تھا:

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

”یہ تمام مبارک نذرانے، بدنی، مالی عبادات اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا سلام، اس کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اللہ کی جانب سے سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔ (ابوداؤد: ۹۷۴۔ مسلم: ۴۰۳۔ ابن ماجہ: ۹۰۰ صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی۔ ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

درود

① عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے پوچھا ''یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، ہم آپ پر اور اہلِ بیت پر درود کس طرح بھیجیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کہو! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

''الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے الٰہی! برکت دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی ابراہیم علیہ السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب التشہد فی الصلوۃ، مسلم، صلوۃ علی النبی بعد التشہد)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

② کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں ۔ پس سلام کا طریقہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہو! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداود:۹۷۶۔ بخاری :۳۳۷۰۔ مسلم:۴۰۶۔ بخاری:۶۳۵۷)

③ حکم نے اپنی سند سے اس طرح بیان کیا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداود:۹۷۸۔ بخاری:۳۳۷۰۔ مسلم:۴۰۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

④ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا! اللہ کے رسول ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا: کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کی ازواجِ مطہرات پر، اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد پر، آپ کی ازواج پر اور آپ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابلِ تعریف اور بزرگیوں والا ہے۔

(ابوداود: ۹۷۹۔ بخاری: ۳۳۶۹۔ مسلم: ۴۰۷)

⑤ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ درود میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود بتایا، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی درود کے آخر میں یہ اضافہ ہے)

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابوداود: ۹۸۰۔ مسلم: ۴۰۷۔ ابنِ ماجہ: ۹۰۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑥ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: کہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ (ابوداود:۹۸۱)

⑦ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے درود کے الفاظ اس طرح مروی ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

''اے اللہ! اپنے بندے اور رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد علیہ السلام پر اور محمد علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔''

(ابن ماجہ:۹۰۳۔ بخاری:۴۷۹۷،۶۳۵۸)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

درود شریف کے بعد کی دعائیں

① عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ (ابوداود:۹۸۴)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجّال کے فتنہ سے۔ اور پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ اور قرض سے۔

(بخاری:۸۳۲۔ مسلم:۵۸۷ اللؤلؤ والمرجان:۳۴۵)

② مسلم کی ایک روایت میں ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ ، وَمِنۡ شَرِّ فِتۡنَةِ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔

(بخاری:۲/۱۰۲۔ مسلم:۵۸۸)

④ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''مجھے کوئی دعا سکھایئے جو میں نماز میں پڑھوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡرًا وَلَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَةً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَارۡحَمۡنِیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں پس تو ہی اپنے فضلِ خاص سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بیشک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

(اللولؤ والمرجان: ۱۷۲۹۔ مسلم: ۵۳۴/۱۔ بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء قبل السلام: ۴۳۴)

④ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

"اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے، تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" (مسلم: ۵۳۴/۱)

⑤ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

"اے اللہ! اپنی یاد، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔"

(ابوداؤد: ۱۵۲۲۔ نسائی ۵۳/۳)

⑥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخل سے، اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ میں نکمّی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔''

(بخاری، مع الفتح:٦/٣٥۔حصن المسلم:٦٠)

⑦ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا ''تم نماز میں دعا کیسے کرتے ہو''؟ اس نے کہا ''تشہد کے بعد کہتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔''

ویسے آپ ﷺ اور معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح خوب گنگنانا (حسنِ طلب) نہیں جانتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اسی کے اردگرد ہم بھی گنگناتے ہیں۔''

(ابوداؤد:٧٩٢۔بخاری:٧٠٣۔مسلم:٤٦٧۔ابنِ ماجہ:٩١٠۔ابنِ خزیمہ۔صفۃ صلوۃ النبی)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وہ شخص کبھی رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں مسجد نبوی میں آ کر نماز پڑھا کرتا تھا اور کبھی کبھی اپنے محلے کی مسجد میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ چونکہ تشہد بلند آواز سے نہیں پڑھا جاتا اور نہ ہی بعد کی دعائیں بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں ،اس لیے اس نے کہا کہ مجھے یہ پتا نہیں کہ آپ ﷺ اور معاذ رضی اللہ عنہ کیا پڑھتے ہیں؟

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک نوجوان سے پوچھا کہ اے میرے بھتیجے! تم نماز پڑھتے ہو تو کیسے دعا کرتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں سورہ فاتحہ پڑھتا اور اللہ سے جنت کا سوال کرتا اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ کی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا کیا ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور معاذ دونوں انہی کے متعلق دعا کرتے ہیں۔ (ابوداود: ۷۹۳)

چونکہ آپ ﷺ نے اس نوجوان کی دعا کی تائید کی ،اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعا یا اسی قسم کے مفہوم پر مشتمل دیگر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

⑧ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مختصر نماز پڑھی۔ قوم کے کسی آدمی نے کہا ''آپ نے بہت خفیف سی نماز پڑھی ہے۔'' انہوں نے کہا ''کیا یہ کافی نہیں، میں نے اس میں وہ دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔'' جب وہ اٹھ کر چل دیئے تو ایک آدمی ان کے پیچھے نکلا اور ان سے ان دعاؤں کے متعلق پوچھا تو عمار

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ دعا بتائی:

اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَ اَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ اَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاةً مُّھْتَدِیْنَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''اے اللہ! اپنے علمِ غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ساتھ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ، جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور جب میری وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کر دینا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنی پوشیدہ اور ظاہر امور میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، رضا و غضب میں حق گوئی کی توفیق چاہتا ہوں، بد حالی و خوش حالی میں میانہ روی کا طالب ہوں، تیری لا متناہی نعمتوں کا سائل ہوں، آنکھوں کی غیر منقطع ٹھنڈک کا خواہاں ہوں، قضا کے بعد کی رضا، موت کے بعد خوش گوار زندگی، تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوالی ہوں، بغیر نقصان دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنہ میں مبتلا ہوئے، اے اللہ! ہمیں زینتِ ایمان سے مزیّن فرما اور ہمیں ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ بنا دے۔''

(نسائی، حاکم نے اسے صحیح کہا، ذہبی نے اس کی موافقت کی۔ صفۃ صلوٰۃ النبی ﷺ از علامہ البانی نسائی ۳/۵۴، ۵۵۔ احمد ۴/۳۶۴۔ حصن المسلم سعید بن علی القحطانی)

⑨ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے سنا، وہ تشہد میں ذیل کے الفاظ کے ساتھ دعا کر رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ...... اَنْ تَغْفِرَ لِیْ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ذُنُوبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغُفُوْرُ الرَّحِیْم

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لیے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے، کہ اس کی کوئی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ اس کا کوئی ہم پلّہ ہے، تو میرے گناہ بخش دے یقیناً تو ہی بہت زیادہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو معاف کر دیا گیا، اس کو معاف کر دیا گیا۔

(کفوا احد تک...... ابوداؤد: ۱۴۹۳۔ ترمذی: ۵/۵۱۵۔ نسائی: ۶۲/۲۔ احمد: ۴/ ۳۳۸۔ ابوداؤد: ۹۸۵۰۔ احمد، نسائی، ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا، ذہبی نے اس کی موافقت کی۔ صفۃ صلوٰۃ النبی از علامہ البانی)

⑩ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا، اس وقت میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اس نے ان کلمات سے دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

''اے الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی احسان کرنے والا ہے، زمین و آسمان کا موجد تو ہی ہے، اے صاحبِ عظمت و احسان، اے ہمیشہ زندہ اور کائنات کو تھامنے والے!۔"

نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے، جب اسے اس نام سے پکارا جائے تو وہ اس پکار کو قبول فرماتا ہے، اور جب اس نام سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے۔ (ابوداؤد:۱۴۹۵)

⑪ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ الْمَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ، اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کے ساتھ کہ حمد تیرے ہی لیے ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، بے حد احسان کرنے والا، اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے! اے بزرگی اور عزت والے! زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، صحیح ابن ماجہ للالبانی: ۳۲۹/۲)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑫ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا عَمِلۡتُ وَمِنۡ شَرِّ مَا لَمۡ اَعۡمَلۡ

''اے اللہ! بے شک میں تیرے ساتھ اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا پناہ مانگتا ہوں اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔''

(مسلم:۲۷۱۶۔نسائی،سند صحیح ہے۔صفۃ صلوۃ النبی از علامہ البانی)

⑬ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نماز میں یہ دعا پڑھتے سنا:

اَللّٰهُمَّ حَاسِبۡنِیۡ حِسَابًا يَّسِيۡرًا

''اے اللہ! میرا حساب آسان لینا''۔

(مسند احمد:۶/۴۸۔مشکوۃ المصابیح للالبانی:الجزء الثالث:۵۵۶۲)

علامہ البانی کہتے ہیں کہ اس دعا کو تشہد میں سلام سے پہلے پڑھا جا سکتا ہے۔
(صفۃ صلوۃ النبی:۲۰۱)

سلام پھیرنا:

① عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی اور فرماتے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

''تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔'' (ابن ماجہ:۹۱۴۔ابوداؤد:۱۹۶)

سلام پھیرنے کے لیے مختلف الفاظ احادیث میں آئے ہیں۔ مثلاً

② اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ (ابن ماجہ:۱۹۶)

③ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ

(بلوغ المرام ابن حجر:۲۵۳)

④ سلام صرف دائیں طرف پھیرنے سے بھی نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ ایک سلام کہتے ہوئے تھوڑا دائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔ (جامع ترمذی،ابواب الصلوۃ:۲۹۶)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فرض نماز کے بعد

① ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا تکبیر سے معلوم ہوتا تھا۔ یعنی آپ سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے۔

(ابوداود: ۱۰۰۲۔ بخاری: ۸۴۱۔ مسلم: ۵۸۳)

② **اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ**

"اللہ ہی سب سے بڑا ہے، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، اے اللہ! تو سراسر سلامتی ہے، سلامتی تجھ ہی سے ملتی ہے، بابرکت ہے تو اے جلال واکرام والے۔"

(ترمذی، ابن ماجہ: ۹۲۸۔ مسلم: ۵۹۱)

③ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ**

Free downloading facility of Videos Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ ۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخل سے، تیری پناہ طلب کرتا ہوں بڑھاپے سے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں فتنۂ دنیا اور عذابِ قبر سے۔'' (بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۷۴)

⑤ سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے کہ جیسے کوئی معلم بچوں کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمَرِ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only; From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کنجوسی سے، اور تیری پناہ حاصل کرتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عمر کے آخری حصے میں لاچاری بڑھ جانے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں فتنۂ دنیا سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذابِ قبر سے۔'' (ابنِ ابی شیبہ: ۱۰/ ۱۸۸۔ بخاری: ۶۳۹۰۔ ترمذی: ۳۵۶۷۔ ابنِ خزیمہ: ۷۴۶۔ ابنِ حبان: ۲۰۲۴۔ مسند احمد: ۱۸۲،۱۸۳)

⑥ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نادار صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے، مال دار لوگوں نے بلند درجے کما لیے اور ہمیشہ کا چین لوٹ لیا، ہماری طرح وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح وہ بھی روزے رکھتے ہیں، اور ان کے پاس مال ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں اور عمرہ، جہاد اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو کرو گے تو آگے بڑھ جانے والوں کو پالو گے اور تم کو کوئی نہ پا سکے گا جو تمہارے بعد ہے اور تم اپنے زمانے والوں میں سب سے اچھے ہو مگر ہاں وہی جو اس (عمل) کو بجا لائے (وہ تمہارے برابر رہے گا) تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار

سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ لیا کرو۔

(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الذکر بعد الصلوۃ۔ ابنِ ماجہ: ۹۲۷۔ ابنِ خزیمہ: ۷۴۸۔ مسند احمد:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۱۵۸/۵)

⑦ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد کہا **سُبْحَانَ اللّٰہِ** ۳۳ مرتبہ، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** ۳۳ مرتبہ اور **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** ۳۳ مرتبہ اور آخر میں کہا **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ، لَـہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ**

اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(مسلم: ۹۵/۵۔ ابوعوانہ: ۲/ ۲۴۷۔ نسائی عمل الیوم واللیلۃ: ۱۴۳۔ احمد ۲/ ۳۷۱، ۴۸۳۔ ابن خزیمہ: ۷۵۰۔ ابن حبان: ۳۵۵/۵، ۳۵۶، ۳۵۹۔ بیہقی: ۱۸۲/۲۔ القول المقبول)

⑧ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد معوذات (سورہ فلق، سورہ الناس) پڑھا کرو۔

(ابوداؤد: ۱۴۲۳۔ ترمذی، نسائی)

⑨ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، اسے کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔ (صحیح الجامع: ۶۴۶۴۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۹۷۲۔ جزء الثانی)

حسن بن علی سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وہ آئندہ نماز تک اللہ کی ذمہ داری میں ہوتا ہے۔

(ترغیب وترہیب: ۴۵۳/۲، بحوالہ اذکار نافعہ)

⑩ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

''اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی پہلے (آگے) کرنے والا ہے، تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' (سنن ابی داود: ۷۶۰۔ مسلم: ۷۷)

⑪ ایک حدیث میں علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، سلام پھیرنے کے بعد کے کلمات اس طرح ہیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ اَخَّرْتُ وَ اَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَااِلٰهَ اِلَّا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اَنْتَ

''اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا، تو میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔'' (ابوداؤد: ۷۶۱۔ مسلم: ۷۷۱)

⑫ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

''اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔'' (ابن ماجہ: ۹۲۵۔ احمد: ۶/ ۳۰۵، ۳۲۲)

⑬ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو چیزوں پر جو شخص پابندی سے عمل کرتا ہے، جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ چیزیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں: ہر نماز کے بعد دس دفعہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ** کہنا، دس دفعہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ**، دس دفعہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہنا۔ صحابی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اس عدد کا شمار کیا اور فرمایا: یہ زبان (پانچوں نماز کے بعد) سے کہنے میں (نمازوں کے حساب سے) ایک سو پچاس

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(کلمات) ہیں اور قیامت کے دن نیکیوں کے ترازو میں ایک نیکی کا دس گنا (اجر کے اعتبار سے) ایک ہزار پانچ سو ہوں گے۔

اور جب اپنے بستر پر جائے تو **سُبْحَانَ اللهِ ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ** (سب ملا کر کل) سو مرتبہ کہہ لے تو یہ زبان کے کہنے سے سو ہیں اور ترازو میں (دس گنا کے حساب سے) ایک ہزار۔ بھلا تم میں سے کون ہے جو دن میں اڑھائی اڑھائی ہزار گناہ کرتا ہو۔ (جب کہ وہ نیکیاں اڑھائی ہزار کماتا ہو) صحابہ نے عرض کیا: انسان یہ عمل پابندی سے کیوں نہیں کرسکتا؟ فرمایا: ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اسے کہتا ہے، فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، حتیٰ کہ بندہ نماز سے غافل ہو جاتا ہے اور جب بندہ بستر پر جاتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اسے سلانے لگتا ہے حتیٰ کہ آدمی کو نیند آجاتی ہے۔

(ابن ماجہ:۹۲۶۔ ابوداؤد:۵۰۶۵۔ ترمذی:۳۴۱۰)

⑭ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ**

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، مجھ میں اللہ کے فضل کے بغیر نیکی کا کام کرنے اور برے کام سے بچنے کی طاقت نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی ہم اس کے سوا کسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت و فضل اسی کے لیے ہیں اور خوب صورت ثنا اسی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دین کو ہم اسی کے لیے خالص کرتے ہیں چاہے یہ کافروں کو برا لگے۔"

یہ کلمات رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد دہراتے تھے۔

(مسلم بروایت عبداللہ بن زبیر)

⑮ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! واللہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تم ہر نماز کے بعد یہ کہنا نہ چھوڑنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداود: ۱۵۲۲۔ نسائی)

"اے اللہ تو اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادت میں میری اعانت فرما۔"

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فجر اور مغرب کے بعد:

⑯ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر اور مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات دس مرتبہ پڑھا کرو، ہر مرتبہ پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیے جائیں گے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مسند احمد)

نمازِ فجر کے بعد:

⑰ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازِ فجر کے بعد **سُبْحَانَ اللّٰهِ** ۳۳ بار، **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** ۳۳ بار اور **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** ۳۴ بار کہے گا وہ ثواب سے ناامید نہیں ہوگا۔ (مسلم: ۵/۹۴۔ ابوعوانہ: ۲۴۶/۳۔ ترمذی: ۳۴۱۲۔ نسائی: ۷۵/۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۱/۶۔ ابوداود طیالسی: ۱۰۵/۱۔ ابن حبان: ۳۶۳/۵)

⑱ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نمازِ فجر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کے بعد ۱۰۰ دفعہ یہ کلمہ کہا:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

تو وہ عمل کے لحاظ سے اہلِ زمین میں سب سے زیادہ افضل ہوگا ہاں وہ آدمی جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ عمل کیا (تو اس کا مقام زیادہ ہوگا)۔

(السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ :۲۶۶۴ ۔طبرانی کبیر: ۸۰۷۵ ۔طبرانی اوسط: ۱۷۹۶ ۔ابن السنی: ۱۴۳۔ سلسلہ احادیث صحیحہ: ۲۹۷۲)

⑲ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو وہ (جویریہ رضی اللہ عنہا) نماز کی جگہ پر بیٹھی (اذکار کر رہی) تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے تو دیکھا کہ جویریہ رضی اللہ عنہا ابھی تک وہیں بیٹھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جویریہ جب سے میں مسجد میں گیا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے (ہاں سے رخصت ہونے کے) بعد چار کلمے تین تین بار ایسے کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے اذکار سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) بھاری ہو جائیں۔ وہ چار کلمے یہ ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سُبحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلقِہٖ ، سُبحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفسِہٖ ، سُبحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرشِہٖ ، سُبحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمٰتِہٖ

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ، اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے تک میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ، اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر میں تسبیح کرتا ہوں ، اللہ کے کلمات کو تحریر کرنے کے لیے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس مقدار کے برابر اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا)

(۲۰) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز میں مانگا کروں ۔ آپ نے فرمایا: آپ یوں کہا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا ۔ اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت فرما ۔ بلاشبہ تو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہی بہت بخشنے والا ، نہایت رحم کرنے والا ہے ۔" (ابن ماجہ : ۳۸۴۵۔ بخاری ، کتاب الاذان ، باب الدعا قبل السّلام ، ح: ۸۳۴۔ مسلم ، کتاب الذکر والدعا ، باب الدعوات والتعوذ)

(۲۱) : ابو مروان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعب بن مانع نے ان کے لیے اللہ کی قسم کھائی ، وہ اللہ جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑا تھا ، یقیناً ہم تورات میں یہ بات پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام جب نماز سے پھرتے ، تو یہ دعا پڑھتے تھے ، کعب بیان کرتے ہیں کہ ان کو صہیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے پھرتے ، تو یہ دعائیہ کلمات پڑھتے تھے ۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِّ

[نسائی: ۱۳٤۷، وسندہ احسن]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

"اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما، جسے تو نے میرے لیے (جہنم سے) بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، میری دنیا کی درستگی فرما، جس میں تو نے میری معیشت کا سامان پیدا کیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ پکڑتا ہوں، تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں۔ میں تیرے قہر و عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، تیری عطا میں کوئی بندش نہیں ڈال سکتا، جسے تو نہ دے، اسے کوئی نہیں دے سکتا، تیرے سامنے کسی بخت والے کو اس کا بخت کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔"

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۷۴۵) امام ابن حبان (۲۰۲۶) نے "صحیح" اور حافظ ابن حجر نے "حسن" کہا ہے۔ [نتائج الافکار لابن حجر: ۳۱۸/۲]

امام ابونعیم الاصبہانی فرماتے ہیں:

"هذا الحديث من جياد الاحاديث." [حلية الاولياء: ٤٦/٦]

اس کا راوی ابومروان "حسن الحدیث" ہے۔ اس کو امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام ابن عجلی اور حافظ ذہبی [الکاشف: ۳۳۲/۳] نے "ثقہ" کہا ہے۔

(۲۲) سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نماز سے فارغ ہو تو یہ سید الاستغفار پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِي أَنَا عَبْدُكَ أَنَا عَلٰى

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ [مسند البزار وسنده صحیح]

''اے اللہ! تو میرا خالق میں تیرا بندہ ہوں، میں حسب استطاعت تیرے عہد ووعدہ پر قائم ہوں، میں تیری پناہ پکڑتا ہوں، اس چیز کی برائی سے جو میں نے کی، میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھ پر تیری نعمتیں ہیں، مجھے اپنے گناہوں کا بھی اقرار ہے، تو مجھے معاف فرما تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں۔''

۲۳ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اس نے کہا پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے، میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے، اس نے (جواباً) کہا ہم (ہم جہاں پیشاب لگ جاتا ہے وہاں سے) جلد اور کپڑا کاٹ دیتے تھے، بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے، ہماری آوازیں بلند ہو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شور کیسا؟ تو سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس یہودی عورت کی بات بتائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سچ ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہر فرض) نماز کے بعد یہ دعا ضرور پڑھتے تھے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

[نسائی: ١٣٤٦، مسند الامام احمد: ٦١/٦ وسنده حسن]

''اے جبرائیل، میکائیل واسرافیل کے رب! مجھے جہنم کی گرمائی اور عذاب قبر سے بچا۔''

(٢٣) ایک انصاری صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد سو بار پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغُفُوْرُ۔

(مصنف ابن ابی شیبه: ٢٣٤/١٠ حدیث: ٢٩٧٥٤ وسنده صحیح)

''اے اللہ! مجھے معاف فرما میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔''



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

دعائے قنوت

① حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعائے قنوت سکھلائی:۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّمَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

اے اللہ مجھ کو ہدایت دے ان لوگوں کی جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو ان میں جن کو تو نے عافیت دی اور دوست رکھ مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نے دوست رکھا اور برکت دے مجھ کو اس نعمت میں جو تو نے مجھے دی اور محفوظ رکھ مجھ کو اس شر سے جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے اوپر کسی کا فیصلہ نہیں ہوتا، جس کو تو دوست رکھے اس کو کوئی ذلیل کرنے والا نہیں اور جس کو تو دشمن بنا لے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں، بابرکت ہے تو، اے ہمارے رب! اور برتر ہے۔ ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ سے توبہ کرتے ہیں۔

(ترمذی۔ ابوداود:١٤٢٥ ابن ماجہ۔ صحیح نسائی للالبانی، الجزء الاول رقم الحدیث ١٦٤٨۔)

قنوتِ وتر کے بعد کی دعا:

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (ابوداود:١٤٢٧)

''اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیری عقوبت و سزا سے اور تیرے (فضل و کرم کے) ساتھ تیرے (عذابوں) سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری حمد و ثناء کا شمار نہیں کر سکتا، تو ایسا ہی صاحب حمد و ثنا ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جیسا کہ تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے۔" (ابوداؤد:۸۷۹۔مسلم:۴۸۶)

وتر کے بعد:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (تین بار)

"پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ یعنی اللہ کی جو بہت زیادہ پاک ہے۔"

(صحیح ابوداؤد:۱۴۳۰ نسائی للالبانی:۱۶۴۳۔کتاب الدعاء از محمد اقبال کیلانی)

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

ملائکہ اور روح الامین جبرئیل کا رب بہت پاک اور مقدس ہے۔

(سنن نسائی:۱۷۵۱۔نماز مسنون اور نہایت ضروری دعائیں)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نماز کے وہ خاص مسائل جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں

⊙ نماز فرض ہو یا نفل، تکبیرِ تحریمہ سے پہلے کوئی کلمات یا دعا پڑھنا سنت سے ثابت نہیں، نہ ہی اپنی زبان میں نہ ہی، عربی میں لہٰذا کوئی بھی دعا یا الفاظ نہیں پڑھنے چاہئیں۔

⊙ فرض ہو یا نفل نماز درود شریف کے بعد دعا کی جاسکتی ہے۔قرآنی دعا ہو یا مسنون دعا ہو یا اپنی دعا البتہ عربی زبان میں ہونا لازمی ہے۔ (دیکھیے نماز مسنون اور انتہائی ضروری دعائیں)

⊙ فرض نماز ہو یا نفل، نماز کے بعد جتنی دیر چاہے وہیں بیٹھ کر اذکار اور دعائیں کی جا سکتی ہیں۔ (مسلم، کتاب المساجد:۵۹۴)

⊙ فرض نماز ہو یا نفل، نماز کے بعد کی جانے والی دعائیں کسی بھی زبان میں کی جاسکتی ہیں۔

⊙ قنوتِ نازلہ فرض نماز کے دوران میں ہو یا وتر میں قنوت ہو، ان میں قرآنی اور مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی دعائیں بھی عربی زبان میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کی جاسکتی ہیں۔

⊙ قعنبی رحمہ اللہ نے کہا کہ نماز فرض ہو یا نفل، اس کے شروع میں، درمیان میں آخر میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد:٧٦٩)

نماز میں شروع سے مراد ہے درود شریف کے بعد۔

⊙ خواہ نفل نماز کا سجدہ ہو خواہ فرض نماز کا اس میں عربی زبان میں ہر طرح کی دعا کی جاسکتی ہے۔ (تفہیم دین ص:١٦٢ فتویٰ مبشر احمد ربانی)

⊙ نفل نماز کی مسنون دعائیں فرض نماز میں اور فرض نماز کی مسنون دعائیں نفل نماز میں اپنے اپنے موقع ومحل پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

⊙ ایک ہی دعا کی تکرار رکوع اور سجدے میں اور درود شریف کے بعد جتنی بار چاہیں کر سکتے ہیں البتہ یہ خیال رکھا جائے گا کہ رکوع، قیام اور سجدے سے زیادہ لمبا نہ ہو۔ سجدہ قیام سے لمبا نہ ہو، قیام، رکوع اور سجدہ یا تو برابر برابر ہوں یا پھر رکوع سجدے کی نسبت چھوٹا اور سجدہ قیام کی نسبت چھوٹا ہو۔

⊙ پہلی رکعت دوسری رکعت سے چھوٹی نہیں ہونی چاہیے، دونوں برابر ہوں یا پہلی رکعت سے دوسری رکعت چھوٹی ہو۔

⊙ آخری دو یا ایک رکعت، پہلی دو رکعتوں کی نسبت چھوٹی ہونی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

چاہئیں۔

⊙ جماعت کی صورت میں نماز ادا کر رہے ہوں تو فرض نماز کی آخری ایک یا دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد تلاوت کی جائے یا نہ کی جائے دونوں طرح درست ہے۔ (فتاویٰ اصحاب الحدیث، ص:۱۱۱)

⊙ تنہا نماز فرض پڑھ رہے ہوں تو آخری دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی نسبت مختصر ہونی چاہئیں۔ فاتحہ کے بعد قرأت کر لینا بہتر ہے۔

⊙ نفل نماز میں آخری دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کے برابر لمبی کی جا سکتی ہیں۔

⊙ نماز فرض ہو یا نفل قرأت کے دوران سجدے کی آیت آ جائے تو سجدہ کریں، یا نہ کریں دونوں طرح درست ہے۔ قول عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بخاری)

⊙ نفل نماز کی قرأت کے دوران میں، اگر رحمت کی آیات آئیں تو رک کر اللہ سے رحمت کی دعا کی جا سکتی ہے۔ اگر عذاب کی آیتیں آ جائیں تو عذاب سے پناہ مانگی جا سکتی ہے اور اگر ایسا نہ بھی کریں تو درست ہے۔ (مسلم:۷۷۲۔ ابوداود:۸۷۳، ۸۷۱)

⊙ دو سجدوں کے درمیان (جلسہ) میں اتنی دیر بھی بیٹھا جا سکتا ہے

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ بار بار پڑھتے رہتے۔

⊙ قرأت کے دوران بعض آیات کو بار بار دہرایا بھی جا سکتا ہے۔

⊙ نماز کے بعد صرف ایک سلام کر کے بھی نماز ختم کی جا سکتی ہے۔

⊙ قنوتِ وتر رکوع سے پہلے قرأت کے بعد بھی پڑھا جا سکتا ہے اور رکوع کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ رکوع سے پہلے قنوتِ وتر پڑھنے کے لیے قرأت کے بعد قیام کی حالت ہی میں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے پڑھنا چاہیے۔ اللہ اکبر کہہ کر قنوت شروع کرنا یا قیام کی حالت میں ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھنا درست نہیں۔

اگر قنوتِ وتر رکوع کے بعد پڑھنا ہے تو پھر ہاتھ بلند کر کے قنوتِ وتر پڑھیں گے اور قنوتِ وتر کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں گے۔

⊙ فرض نماز میں قنوتِ نازلہ رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر ہی کی جائے گی۔ رکوع سے قبل نہیں کریں گے۔

⊙ وتر میں دعائے قنوت نہ بھی پڑھیں تو وتر ہو جاتا ہے۔

⊙ تشہد اول کے بعد یعنی تین رکعت فرض یا چار رکعت فرض اور نفل نماز میں دو رکعت کے بعد جو تشہد پڑھا جاتا ہے اس میں بھی تشہد کے بعد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

درود اور دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

⊙ نماز کی رکعتوں میں تلاوتِ قرآن کی ترتیب ضروری نہیں بلکہ آگے پیچھے بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ (صحیح مسلم: ۷۷۲) جیسے پہلے سورہ اخلاص اور اس کے بعد سورہ التین یا کوئی اور سورتیں پڑھنا۔

امام بخاریؒ نے اسی نام پر پورا باب کتاب الصلوٰۃ میں دیا ہے اور ساتھ دلائل بھی نقل کیے ہیں۔

⊙ اگر قیام میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیں اور بعد میں تلاوت نہ بھی کریں تو نماز درست ہوگی۔

(مسند احمد، صحیح ابنِ خزیمہ: کتاب الصلوٰۃ فتاویٰ اصحاب الحدیث، ص: ۱۱۱)

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ تو اس نے کہا: میں فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ سے جنت مانگتا اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں تو آپ نے اس کی تصویب (درست قرار دیا) فرمائی تھی۔ (فتاویٰ عبدالستار حماد صاحب)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

جو شخص نماز یا قرآن مجید یاد نہ کر سکے

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے بچپن ہی سے نہ کچھ پڑھا نہ سیکھا، وہ بار بار یاد بھی کریں، کوشش بھی کریں اور انہیں یاد کروانے والے محنت بھی کروائیں لیکن انہیں یاد نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو جب تک نماز یاد نہ ہو تسبیح و تحمید پر مشتمل کلمات یاد کرا دینے چاہئیں۔ وہ ہر نماز میں فاتحہ، قرأت، تشہد اور درود کی بجائے ان کلمات کو پڑھ لیا کریں۔ ساتھ ساتھ یاد کرنے اور یاد کروانے کی کوشش بھی جاری رکھنی چاہیے۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میں قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں کر سکتا، مجھے ایسی چیز سکھا دیں جو قرآن کے بدلے میں میرے لیے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا: کہو!

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ،

اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے ان کلمات میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہو! **اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ**

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ ۔ پس جب وہ کھڑا ہوا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، اس قدر (بھلائی)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے بھلائی سے اپنے ہاتھ بھر لیے۔ (ابوداود: ۸۳۲)

اگر کوئی شخص کمزور ذہن والا یا بوڑھا ہو کہ اسے نماز یا قرآن مجید یاد ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تو یہ آدمی معذور ہے، ایسا شخص جماعت کے ساتھ یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور جس طرح یہ صاحبِ علم شخص نماز کے ارکان ادا کر رہا ہے اسی طرح تمام ارکان ادا کرے کیونکہ نماز نہ بھی آتی ہو تو وہ ساقط نہیں ہوتی۔ لہٰذا جلد از جلد نماز سیکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

یاد رہے کہ جان بوجھ کر نماز اور قرآن مجید یاد کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ دلوں کا حال خوب جانتا ہے، اسے نہ تو کوئی دھوکا دے سکتا ہے، نہ ہی کوئی اپنی حالت کو اللہ سے چھپا سکتا ہے۔



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس موضوع پر ہماری دیگر کتب

1۔ سفر میں اور سواری پر نماز

2۔ سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر

3۔ سجدہ سہو

4۔ وتر پڑھنے کا طریقہ

5۔ قضا نماز اور قضا عمری

6۔ صحابہ کرام کی دعائیں

7۔ دعا اذکار اور انگلیاں

8۔ بیمار کی نماز



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا...... زائد ملے تو اللہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ......کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی ......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

خواتین کے لیے تربیتی کتب

بیوہ کی عدت
صنف مخالف کی مشابہت
منگنی اور منگیتر
رشتے کیوں نہیں ملتے
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
سوتیلی ماں اور اولاد
مسائل طہارت اور خواتین
نکاح کوئز
تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
خطوطِ مسعود (اہلیہ کے نام)
اعتکاف اور خواتین
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار
پردہ اور خاندان
شادیوں کی رسومات، دعوتیں اور ان میں شرکت
بیویوں کے درمیان عدل
عورت کا لباس
نکاح میں ولی کی حیثیت
عورت گھر میں دعوتِ دین

نسوانی بال اور ان کی آرائش
اشیائے ضرورت کا معیار
غض بصر اور مرد حضرات
بری اور برات
دیور اور بہنوئی
ساس اور بہو
عورت وفات سے غسل و تکفین تک
ستر و حجاب اور خواتین
صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو
چند آیات کی تفسیر اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم
مکاتیب مریم (مریم خنساء کے لکھے ہوئے خطوط)
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بحیثیت زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
مہر: بیوی کا اولین حق
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
عورت اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
بیویوں کے باہمی تعلقات
پردے کی اوٹ سے
لو میرج


مشربہ علم و حکمت
0300-4270553
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامین مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، تحفظ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شب معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بھنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہل کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غض بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظ حیا گفتگو اور تحریر
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل وتکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوط مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاند رات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطو نگڑا ہار گیا
اون ہوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیث نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
نئی نئی سوچیں
نئی نئی سوچیں
ممتا کے بول
شاخ گل
آہا نکلا چاند

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

خواتین سیٹ

نمبر و عنوان	مصنف	قیمت
1۔ غض بصر اور مرد حضرات		30/-
2۔ رشتے کیوں نہیں ملتے		27/-
3۔ بیوہ کی عدت	ام مصعب	18/-
4۔ نسوانی بال اور ان کی آرائش		30/-
5۔ صنف مخالف کی مشابہت		18/-
6۔ عورت اور بازار		18/-
7۔ منگنی اور منگیتر		19/-
8۔ بری اور بارات		20/-
9۔ بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق		25/-
10۔ دیور اور بہنوئی		18/-
11۔ عورت اور میکہ		24/-
12۔ ساس اور بہو		18/-
13۔ سوتیلی ماں اور اولاد		15/-
14۔ عورت وفات سے غسل و تکفین تک		12/-
15۔ کسی دوسرے کا بچہ گود لینا		18/-
16۔ پردے کے اوٹ سے		25/-
17۔ بیویوں کے باہمی تعلقات		25/-
18۔ حج میں چہرے کا پردہ		14/-
19۔ عورت اور گھر میں دعوت دین		35/-
20۔ حفظ حیا گفتگو اور تحریر		25/-
21۔ نکاح میں ولی کی حیثیت		38/-
22۔ اعتکاف اور خواتین		15/-
23۔ بیویوں کے درمیان عدل		30/-
24۔ پردہ اور خاندان		25/-
25۔ مہر بیوی کا اولین حق	مریم خنساء	23/-
26۔ شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت		25/-
27۔ عورت کا لباس		50/-
28۔ مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل		18/-
29۔ مکاتیب مریم	مریم خنساء	180/-
30۔ نکاح کورٹ	مریم خنساء	25/-
31۔ حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں		25/-
32۔ مخطوط مسعود	محمد مسعود عبدہ	100/-
33۔ حفظ حیا اور محرم رشتہ دار		25/-
34۔ لو میرج	مریم خنساء	52/-
35۔ حفظ حیا اور ازدواجی زندگی		25/-
36۔ محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں		30/-
37۔ سیدہ خدیجہ	مریم خنساء	15/-
38۔ مسائل طہارت اور خواتین	مریم خنساء	20/-
39۔ تزکیہ نفس میں شکر کا کردار	مریم خنساء	

مشربہ علم وحکمت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi